السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ کراچی میں ایک مولوی صاحب نے جوکہ مسلکاً اہل حدیث ہے ایک بڑا فتنہ کھڑا کر دیا ہے جس سے لوگ پریشان ہیں رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھنے سے متعلق یہ تحریر ان کی لکھی ہوئی ہے ایک عدد فوٹو کاپی آپ کوارسال کر رہاہوں اس کو آپ غور سے پڑھنے کے بعد مناسب جواب تحریر فرمائیں اور جواب مفصل ہوتا کہ لوگوں کے ذہنوں میں جو انتشار پھیل چکا ہے وہ درست ہو جائے اور اگر واقعی اعتکاف کا طریقہ کا روہی ہے جو انہوں نے تحریر کیا ہے تو تصفیہ کیا جائے اور اتفاق کیا جائے ؟

اعتکاف شروع کرنے کا صحیح طریقہ

اما بعد ہر قسم کی نیکی وعبادت کےلیے بنیادی طور پر دو شرطیں انتہائی ضروری ہیں اول یہ کہ عبادت خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کےلیے کی جائے اور عبادت کرنے کا طریقہ عین سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہو، گوکہ اکثر لوگ عبادت کرتے تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہی کےلیے ہیں مگر آپ کے امر کی قطعاً فکر نہیں کرتے یا ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ کیا وہ عبادت رسول اللہ ﷺ کے مطابق کر رہے ہیں یا آبائی وعلاقائی رسم ورواج کے مطابق، ایسے لوگ غیر شعوری طور پر عبادت سنت نبوی ﷺ کے خلاف کر کے وہ بدعت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور بدعت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے : «شَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا» (مسلم-الجمعۃ باب تخفیف الصلوۃ والخطبۃ) بدترین اعمال بدعات ہیں پھر فرمایا : «كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» (ابوداوٗد) ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرمایا «وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» (نسائی) اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے خلاف کی گئی عبادت، عبادت نہیں بلکہ بدعت وگمراہی ہے۔ اور جہنم میں لے جانی والی ہے ایک اور فرمان نبوی ﷺ ہے، «مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ» (بخاری جلد اول کتاب البیوع ص 287) ترجمہ جس نے ایسا عمل کیا کہ جس پر ہمارا امر (یعنی جس کا کرنا ہم سے ثابت) نہ ہو تو وہ عمل (قیامت کے دن) مسترد کر دیا جائے گا۔ ان تمہیدی کلمات کی روشنی میں اب آئیے مسئلہ زیر عنوان کی طرف رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے والے اعتکاف اس طرح شروع کرتے ہیں کہ بیس روزے کی شام قبل غروب آفتاب اعتکاف کی نیت سے مسجد میں جاتے ہیں اور جائے اعتکاف میں داخل ہوئے بغیر رات مسجد میں گزار کر دوسرے دن اکیس روزے کی صبح معتکف (جائے اعتکاف) میں داخل ہوتے ہیں اس طرح اعتکاف دو مرحلوں میں شروع کرتے ہیں۔ اعتکاف شروع کرنے کا یہ طریقہ سنت رسول اللہ ﷺ کے سراسر خلاف ہے اس لیے کہ احادیث میں فجر کے وقت اعتکاف شروع کرنا آتا ہے۔ پہلی حدیث : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں : «كَانَ رَسُولُ ا ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ» (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف) ترجمہ : رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف اس طرح کرتے تھے کہ آپ فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے۔ دوسری حدیث : «كَانَ رَسُولُ ا ﷺ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ» (صحیح مسلم) تیسری حدیث : «كَانَ رَسُولُ ا ﷺ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ» (ابوداوٗد) دونوں احادیث کا ترجمہ : جناب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز پڑھتے پھر جائے اعتکاف میں داخل ہو جاتے۔ ان تینوں احادیث سے بالصراحت ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہو کر اعتکاف شروع کرتے تھے۔ ان صحیح صریح احادیث کے خلاف بلا دلیل شام کے وقت اعتکاف شروع کرنا محض ایک رسم ہے جو کہ بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے جیسا کہ اوپر احادیث سے ثابت ہو چکا ہے۔ ہم اپنے علم کی حد تک دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ مروجہ طریقہ کے مطابق شام کے وقت اعتکاف شروع کرنا۔ اور شروع کرتے وقت جائے اعتکاف میں داخل نہ ہونا قطعاً کسی دلیل سے ثابت نہیں بلکہ یہ ایک رسم ہے جس پر بلاسوچے سمجھے عمل کیا جا رہا ہے، یہ طریقہ صریحاً بدعت ہے اور احادیث کے نزدیک بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ مذکورہ تین احادیث میں واضح طور پر موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں داخل ہو کر اعتکاف شروع کرتے تھے۔ لہٰذا شام کے وقت اور جائے اعتکاف میں داخل ہوئے بغیر اعتکاف شروع کرنا خلاف سنت، بدعت اور گمراہی ہے علاوہ ازیں دوسری بدعت کی بات یہ ہے کہ اس رسم کے مطابق اعتکاف کرنے والے معتکف (جائے اعتکاف) میں اکیس روزے کی صبح کو داخل ہوتے ہیں، صحیح حدیث سے بیس روزے کی فجر کو جائے اعتکاف میں داخل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چوتھی حدیث : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ «كَانَ رَسُولُ ا ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ» (صحیح بخاری-کتاب الاعتکاف-باب الاعتکاف فی العشر الاواخر) ترجمہ : رسول اللہ ﷺ رمضان کی آخری دس راتوں کا اعتکاف کرتے تھے، آخری دس دنوں میں اکیسویں شب شامل ہے جسے حدیث کے مطابق اعتکاف میں شامل کرنا ہے اور اعتکاف فجر سے شروع کرنا ہے جیسا کہ تین احادیث سے ثابت ہو چکا ہے لہٰذا چاروں احادیث پر عمل اس طرح ہو گا کہ بیس روزے کی فجر سے جائے اعتکاف میں داخل ہو کر اعتکاف شروع کیا جائے تاکہ بعد میں آنے والی اکیسویں شب اعتکاف میں شامل ہو سکے۔ اگر اکیس کی فجر سے اعتکاف شروع کیا جائے تو پھر اکیسویں شب جو پہلے گزر چکی ہو گی اعتکاف میں شامل نہیں ہوتی۔ ہر طرح کے مذہبی، مسلکی اور تقلیدی خیالات سے خالی الذہن ہو کر غور فرمائیے کہ اکیسویں شب کو اعتکاف میں شامل کرنا ہے۔ اور اعتکاف فجر سے شروع کرنا ہے، ایسی فجر بیس روزے کی ہو گی یا اکیس روزے کی ؟ لہٰذا اکیس کی صبح جائے اعتکاف میں داخل ہونا یہ تیسری بدعت ہے، یعنی پہلی بدعت شام کے وقت اعتکاف شروع کرنا، دوسری بدعت اعتکاف شروع کرتے وقت جائے اعتکاف میں داخل نہ ہونا۔ اور تیسری بدعت اکیس روزے کی فجر کو جائے اعتکاف میں داخل ہونا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مروجہ طریقہ سارے کا سارا خلاف سنت بدعت وگمراہی ہے اور دوزخ میں لے جانے والا ہے اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق صحیح طریقہ یہ ہے کہ بیس روزے کی فجر کی نماز پڑھ کر جائے اعتکاف میں داخل ہو کر اعتکاف شروع کیا جائے۔ آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ اگر آپ حق کے متلاشی ہیں اور اعتکاف شروع کرنے کا صحیح طریقہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو پہلے ہمارے پیش کردہ دلائل (احادیث) کو اصل کتب احادیث میں خود ملاحظہ کر لیں۔ بعدہ مروجہ طریقہ پر عمل کرنے کرانے والے علماء کرام سے مروجہ طریقہ کے دلائل طلب کریں۔ لازم ہے کہ دلائل احادیث سے ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بندہ فقیر إلی اللہ نے ابو محمد سلطان احمد حجازی حفظہ اللہ تعالیٰ کے بیس رمضان کی فجر کو معتکف میں داخل ہونے کے دلائل پر خوب غور کیا ہے مگر ان میں اس مدعی کی نص مجھے نہیں ملی دس راتوں کے اعتکاف والی حدیث اور فجر پڑھ کر معتکف میں داخل ہونے والی حدیث دونوں پر عمل کی یہ صورت بھی درست ہے کہ بیس رمضان مغرب سے انسان مسجد میں رہے اور اکیس کی فجر کو معتکف میں داخل ہو جائے جو صورت حجازی صاحب پیش فرما رہے ہیں اس میں تو دس رات اور ایک دن کا اعتکاف بنتا ہے جبکہ حدیث نص صریح ہے کہ رسول اللہ r دس رات کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے عشر اواخر پر ایک دن کا اضافہ کہیں یہ بھی سنت کے خلاف تو نہیں ؟

بہر حال بیس کی فجر کو معتکف میں داخل ہونے کی دلیل ابھی تک حجازی صاحب کے ذمہ ہے جو دلیل انہوں نے اب تک پیش فرمائی ہے وہ ان کے مدعی کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی ہے اس لیے آپ ان سے بیس کی فجر کو معتکف میں داخل ہونے کی دلیل طلب فرمائیں ۔

وباللہ التوفیق

احکام و مسائل

روزوں کے مسائل ج1ص284

محدث فتویٰ